بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴ ہے

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۹ وفا ۱۳۴۴ ہش | ۹ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ | ۹ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دردِ نقرس کی تکلیف میں خفیف سی کمی رہی۔ بے چینی بھی نسبتاً کم رہی۔ رات نیند آ گئی۔ لیکن اس وقت پھر بے چینی کی تکلیف ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۸ جولائی۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تا حال دردِ گردہ کی وجہ سے ناساز ہے گو اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین

— محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی طبیعت گزشتہ دنوں لُو لگ جانے کی وجہ سے ناساز ہو گئی تھی۔ اب پہلے کی نسبت طبیعت بہتر ہے۔ تاہم ابھی کچھ تکلیف باقی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب شاکر مطلع فرماتے ہیں کہ محترمہ فیروزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی نعمت اللہ خان صاحب ہمراہ مرحوم صرف ایک دن بیمار رہ کر کل مورخہ ۷ جولائی کو بعمر ۶۵ سال لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت صابرہ و شاکرہ اور مخلص خاتون تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

— فسٹ ایڈ کی ٹریننگ حاصل کرنا انصار کے لئے وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ انصار اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ (قائد ایثار)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان اپنی زندگی میں پوری تبدیلی کر لے تو وہ دار النعیم میں داخل ہو جاتا ہے

تب اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہو جاتی ہے

"پوری تبدیلی زندگی میں جب تک نہ آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے۔ جب یہ ختم ہوتی تو پھر دار النعیم میں آ جاتا ہے۔ اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور وہ اُن باتوں میں لذت اُٹھاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے۔ ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو اگر خدا اسے بتلا بھی دے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نہ کر۔ تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ دوزخ میں جاؤں مگر میں ان عبادات سے رُک نہیں سکتا۔ جیسے افیونی کو جب افیون کی عادت ہو جاتی ہے تو اسے کیسی ہی تکالیف ہوں اور خواہ وہ گھلتا ہی جاوے مگر افیون کو نہیں چھوڑتا جس طرح دنیا میں نوجوانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب لگ جاوے تو خواہ والدین کتنا روکیں منع کریں۔ مگر وہ کسی کی نہیں سنتے۔ اور اس دھن کی خوشی میں تکالیف کا بھی خیال نہیں ہوتا۔ ایسا ہی اس مومن عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اجر ملے گا یا نہیں۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس کے سوا چارہ نہیں۔ اس حالت میں اس کا جوش کسی سہارے پر نہیں ہوتا کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے شیطان اس میں کسی وقت دخل دیوے۔ مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں سہارا نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہیں ان میں انسان تفرقہ نہیں ڈال سکتا۔ ماں کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ مثل مشہور ہے "ماں مارے اور بچہ ماں ماں پکارے"۔ اسی طرح اہل اللہ خدا کی مار کھا کر کہاں جا سکتے ہیں بلکہ مار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں۔ دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال زور کے ساتھ نازل نہیں ہوتا۔ جیسے انسان کسی کو اپنا نوکر سمجھتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اسی لئے کرتا ہے کہ اس کی اُجرت ملے تو اس کی طرف محبتِ کامل کا التفات نہیں ہوتا اور وہ ایک نوکر شمار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہے اور آقا کو معلوم ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹیوں میں شمار ہوتا ہے۔ خدا بڑا خزانہ ہے خدا بڑی دولت ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۲۵۴-۲۵۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جولائی ۶۵ء

جھگڑالو لوگوں کا طریق کار

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت فاضلانہ مضمون ماہنامہ الفرقان ربوہ کے مسیح موعود نمبر میں شائع ہوا ہے جو آپ نے ایک دوست کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

اس مضمون میں آپ نے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک نہایت قاطع اور واضح دلیل پیش کی ہے۔ (ہم یہ حصہ اشاعت امروزہ میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں) اصل بات جو اس میں کہی گئی وہ یہ تھی کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامات میں بارہا "نبی" اور "رسول" کے نام سے مخاطب کیا ہے وہاں ایک دفعہ بھی یہ نہیں کہا کہ تم نبی یا رسول نہیں ہو کتنی جید دلیل ہے؟

میر صاحب نے تو شاید یہ خیال کیا ہو گا کہ اب کسی "فتنہ پرداز جھگڑالو" کے لئے کوئی راہ نہیں رہی مگر "پیغامِ صلح" کے ایک مضمون نگار نے آپ کے اس نیک قیاس کو بھی غلط ثابت کر دیا ہے۔ چنانچہ اس مضمون نگار نے اصل دلیل کو تو چھوڑ دیا ہے صرف ایک ضمنی ٹکڑا لے کر اس پر ایک عریض و طویل بحث لکھ دی ہے۔ اور جو صرف اس بات پر مشتمل ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی توجیہات و تشریحات میں اجتہادی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ مضمون نگار نے کہا ہے یہ ٹکڑا ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"بہرحال آپ بھی جانتے ہیں کہ نبی بعض اجتہادی غلطیاں بھی کر سکتا ہے۔ بعض تفہیم بھی اس کی غلط ہو سکتی ہے بعض وہ باتیں جن کو وہ کہتا ہے میرے دل میں ڈالی گئیں بسبب بشریت اور بعض دیگر ذہنی وجوہات کے مل جانے کے وہ ان میں بھی غلطی کر جاتا ہے لیکن خود خدا کا لفظی کلام جو اس پر اترتا ہے اس میں چونکہ بشری ذہن کا تعلق نہیں ہوتا اس لئے وہ کلام ایسی غلطیوں سے بالکل پاک ہوتا ہے مثلاً حضرت مسیح ناصری کی بابت حضور نے لکھا کہ وہ زندہ ہیں اور آئیں گے اور دوسری جگہ فرمایا کہ وہ فوت ہو گئے اور نہیں آنے والا ہوں"۔

(پیغام صلح ۲۳ 6/65 ص۳)

اب اس ٹکڑے کو سیاق و سباق میں رکھ کر پھر پڑھیں آپ دیکھیں گے کہ جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کس فنکاری سے کام لیا گیا ہے۔ یہی طریق ہے جو یہ دوست ہر معاملہ میں اختیار کرتے ہیں اور عریض و طویل غیر متعلقہ باتوں پر مشتمل مضمون پر مضمون لکھتے چلے جاتے ہیں۔ میر صاحب کا یہ عبارت لکھنے سے صرف یہ مطلب تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے مختلف اوقات اور مختلف حالات کے مطابق لکھے ہوئے الفاظ اور تشریحات کو جوڑ توڑ کر کے ایک فتنہ پرداز جھگڑالو کو دوسروں کا سر کھانے کو کچھ بہانہ اور عذر مل سکتا ہے مگر الہامات میں اس کی گنجائش نہیں رہتی اس لئے نبوت کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے آسان اور واضح ترین طریق یہ ہے کہ اس کا فیصلہ الہامات سے کیا جائے۔

چونکہ "پیغام صلح" کے مضمون نگار کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا اور اس نے خیال کیا کہ یہ محکم دلیل دوسروں پر بڑا اثر کرے گی اس لئے اس نے اس میں گڑبڑ ڈالنے کے لئے ایک "ضمنی" بات کو لے لیا اور اس پر ایک ڈگمگاتی ہوئی عمارت تیار کر دی ہے تاکہ لوگ اسی الجھن میں گرفتار رہیں اور حقیقت کی طرف راجع نہ ہو جائیں۔

یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ عہد اول میں مسلمان نماز پڑھتے تھے تو مخالفین سیٹیاں بجاتے تھے کہ لوگوں کی توجہ کو عبادت اور حقیقت کی طرف سے پھرا کر منتشر کر دیا جائے یہی کام اول روز سے ہمارے یہ دوست کرتے چلے آتے ہیں۔ اور اختلافی مسائل میں ادھر ادھر سے کچھ عبارتیں جمع کر کے ایک منصوبہ سا تیار کر لیتے ہیں اور جھگڑا بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً نبوت ہی کے متعلق لے لیجئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے وہ حوالے لے کر جن میں آپؑ نے ایسی نبوت سے انکار کیا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں اور ختم نبوت کے منافی ہو یہ دوست کہتے پھرتے ہیں حاشا وکلاّ آپؑ نے اپنے تعلق میں "نبوت" کا نام تک نہیں لیا کچھ لوگ ان حوالوں سے دھوکے میں آ جاتے ہیں اور ان کے ہم خیال بن جاتے ہیں مگر جب حقیقت کھل جاتی ہے اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ آپؑ نے ایسی نبوت سے انکار نہیں کیا جو ختم نبوت کے منافی نہیں تو وہ ان کے پھیلائے ہوئے دامِ فریب سے نکل جاتے ہیں اور اس طرح جماعت احمدیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ آمین۔

(۲)

امیر فیصل نے فرمایا کہ:۔

"انکم ایھا الاخوۃ الکرام مدعوون لترفعوا علم الجھاد فی سبیل اللہ ولیس الجھاد ھو فقط حمل البندقیۃ او تجرید السیف و انما الجھاد ھو الدعوۃ الی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ و التمسک بھا والمثابرۃ علی ذالک مھما اعترضتنا المشاکل والمصاعب والمتاعب

(ام القریٰ ۲۲ ذوالحجۃ ۱۳۸۴ مطابق ۲۴۔ اپریل ۱۹۶۵ء)

ترجمہ:۔ "اے معزز بھائیو! آپ سب کو راہِ خدا میں علم جہاد بلند کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ جہاد صرف بندوق اٹھانے یا تلوار لہرانے کا نام نہیں۔ جہاد تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت کی طرف دعوت دینے، ان پر عمل پیرا ہونے اور اس پر مواظبت اختیار کرنے کا نام ہے خواہ اس راہ میں ہمیں کس قدر مشکلات تکالیف اور دقتیں پیش آئیں"۔

(ام القریٰ)

چٹان میں ایک مضمون نگار نے لکھا:۔

"جہاد کے معنے کمال درجہ کوشش کرنے کے ہیں، قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کمال درجہ سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے جہاد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ یہ سعی زبان سے بھی ہے مال سے بھی ہے۔ انفاق وقت اور عمر سے بھی ہے۔ محنت و تکالیف برداشت کرنے سے بھی ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں لڑنے اور اپنا خون بہانے سے بھی ہے۔ جس سعی کی ضرورت ہو اور جو بھی جس کے امکان میں ہو اس پر فرض ہے اور جہاد فی سبیل اللہ میں لغت و شرع دونوں اعتبار سے داخل ہے۔ جہاد سے مراد مجرد لڑائی ہی نہیں بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد سے مراد مجرد لڑائی کے ہیں مخالفین اسلام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ ایسا سمجھنا اسلام کے اس عظیم الشان مقدس حکم کی وسعت کو بالکل محدود کر دینا ہے۔ دشمنوں کی فوج سے خاص وقت میں ہی مقابلہ ہو سکتا ہے لیکن ایک مومن انسان اپنی ساری زندگی اور زندگی کی ہر صبح و شام جہاد میں بسر کرتا ہے۔ یہ جہاد آنحضرت صلعم کی مکی زندگی میں بھی مسلمان کرتے رہے اور مدنی زندگی میں بھی۔ سورۃ فرقان میں ہے (ترجمہ) "کافروں کی اطاعت نہ کرنا اور ان سے بڑے سے بڑا جہاد کرنا" سورۃ فرقان بالاتفاق مکی ہے۔ جہاد بالسیف کا حکم ہجرت مکہ کے بعد مدینہ میں ہوا۔ جہاد مکی زندگی میں بھی رہا۔ یہ جہاد تھا حق کی استقامت اور اس کی راہ میں تمام مصیبتیں اور تکلیفیں جھیلنے کا۔ جتنی تکلیفیں محمد صلعم کے ساتھیوں نے اٹھائیں حق کی راہ میں دنیا کی کسی جماعت نے اتنی تکلیفیں نہیں اٹھائیں"۔

(چٹان ۱۹۔ اپریل ۶۵ء ص۱۵)

ان اقتباسات کے پیش نظر مولانا ابوالعطاء صاحب نے الفضل میں ایک مضمون لکھا جس میں آپ نے فرمایا کہ:۔

"اسلام نے تو زندگی کو مسلسل جہاد قرار دیا تھا اور مسلمان کو ہر لمحہ جہاد میں مصروف ٹھہرایا تھا اسے جہاد اکبر کی تلقین کی تھی کہ ہر گھڑی اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول رہے اور ایک دم بھی اس سے غافل نہ ہو۔ پھر اسے جہاد کبیر کا حکم دیا تھا کہ اپنے گرد و پیش کے غیر مسلم ماحول کو اسلامی فضا میں تبدیل کرانے میں ہر گھڑی لگا رہے۔ قرآنی حقائق کی اشاعت اس کا رات دن کا مشغلہ ہو۔ اسلامی دلائل کے ذریعہ وہ ہر آن باطل مذاہب کا ابطال کرتا رہے اور غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیتا رہے۔ پھر اسلام نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ جب دشمنانِ حق قوت و طاقت کے بل بوتے پر سیف و سنان سے اسلام کو مٹانے کے لئے حملہ آور ہوں تو سچے مسلمان کا فرض ہے کہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرے اور اس راہِ جہاد میں جان و مال اور اولاد غرض ہر عزیز چیز کو قربان کر دے یہ جہاد اصغر بھی اپنے وقت پر اور اپنی شرائط کے موافق اسلام کا نہایت تاکیدی حکم ہے۔ ایسے وقت میں اس سے منہ موڑنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا"۔

(الفضل ۱۵۔ جون ۶۵ء ص۳)

ایک منصف مزاج انسان تو اس پر

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک خاص دلیل

رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

(۱۹۲۳ء میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک غیر مبائع کے خط کے جواب میں ایک نہایت قیمتی مضمون رقم فرمایا تھا۔ اس مضمون کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں صفحہ ۲ پر ایڈیٹوریل بھی ملاحظہ فرمائیں)

اب میں آپ کی خاطر ایک خاص دلیل پیش کرتا ہوں اور ایک نئے راستہ سے اس مسئلہ کے حل کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر دو فریق کے مقتدا ہیں۔ نیز ہمارے اور آپ کے نزدیک وہ صادق اور راستباز ہیں۔ ان باتوں کے باوجود حضور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری زندہ ہیں۔ پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ وہ ہرگز آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پھر کہتے ہیں مسیح اور مہدی دو شخص ہوں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ کبھی فرماتے ہیں کہ مہدی تو بنی فاطمہ سے ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں ہی مہدی ہوں کہیں فرماتے ہیں کہ مجھے عیسٰی سے کیا نسبت وہ عظیم الشان نبی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسیح ناصری سے ہر طرح سے افضل اور ہر شان میں بڑھ کر ہوں۔ کہیں فرماتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں صرف مجدد اور محدث ہوں ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اسی طرح فرماتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا منکر کافر ہے۔

غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے بھی رہے۔ پھر حرام بھی فرما دیں۔ ان سے رشتے ناطے بھی کرتے تھے۔ پھر منع بھی کر دیئے۔ متوفیک کے معنی کئے کہ پوری نعمت دوں گا۔ پھر کہا کہ ہزار روپیہ انعام اگر سوائے موت کے اس کے کوئی اور معنے ثابت ہوں۔ فرماتے تھے کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کسی نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہو۔ ایک کتاب میں نبی کی تعریف اور کی ہے۔ دوسری میں اس کے کچھ مخالف کی ہے۔ کبھی کہا میں تو صرف مسیح کا مثیل ہو کر آیا ہوں وہ خود بھی آئیگا پھر کہا کہ میں ہی مسیح ہوں اور کوئی نہیں آئے گا۔ غرض حضور کی تصانیف میں دس حوالے اگر آپ ایک طرح کے دکھا سکتے ہیں تو سو ہم دوسری طرح کے۔ اور اگرچہ ہمارے نزدیک معاملہ بالکل صاف ہے کہ حضور اپنے عقائد کو بالہام الٰہی تبدیل فرماتے گئے مگر پھر بھی ایک ناواقف کے لئے سمجھنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ہم حقیقۃ الوحی کو پیش کرتے ہیں اور آپ ازالہ اوہام کو پھر مخالف الفاظ پر خوب بحث ہوتی ہے۔ مجلس میں تو تو میں میں شروع ہو کر حق سمجھنے کی بالکل کوشش نہیں کی جاتی۔ دراصل متقی اور عقلمند کے لئے تو کوئی بھی دقت نہیں مگر بعدی اور ضدی کے لئے بعض فقرے ابتلاء اور ضلالت کا باعث بن جاتے ہیں۔ یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً اس لئے میں آپ کو ان جھگڑوں سے نجات دلانے کے لئے ایک خاص راستہ پیش کرتا ہوں حضور علیہ السلام کی تحریروں میں جو اختلاف اور تضاد ہے وہ آپ کو بھی مسلم ہے۔ نبوت کے مسئلہ میں نہ سہی حیات و وفات مسیح میں تو ہے ہی۔ بہرحال آپ بھی جانتے ہیں کہ نبی بعض اجتہادی غلطیاں بھی کر سکتا ہے۔ بعض تفہیم بھی اسکی غلط ہو سکتی ہے۔ بعض وہ باتیں جن کو کہتا ہے کہ میرے دل میں ڈالی گئیں بسبب بشریت اور بعض دیگر ذہنی وجوہات کے مل جانے کے وہ ان میں بھی غلطی کر جاتا ہے لیکن خود خدا کا لفظی کلام جو اس پر اترتا ہے اس میں چونکہ بشری ذہن کا تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ کلام ایسی غلطیوں سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری کی بابت حضور نے لکھا کہ وہ زندہ ہیں اور آئیں گے اور دوسری جگہ فرمایا کہ وہ فوت ہو گئے اور میں آنے والا ہوں تو یہ ایک جھگڑے والی بات ہو گئی۔ اب اگرچہ عقلمند آدمی وہاں بھی حقیقت کو پا لیتا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ جیسے انسان اس پر بھی جھگڑا کرتے ہے تو اس جھگڑے والی انسانی بات کو چھوڑ کر اگر ہم حضور کے تمام الہامات پر نظر ڈالیں تو وہاں کہیں اشارہ بھی نہ ہوگا کہ مسیح ناصری زندہ ہے بلکہ یہی ملے گا کہ ہم نے تجھے مسیح اور ابن مریم بنا کر بھیجا اور تو ہی مسیح موعود ہے وغیرہ وغیرہ

اسی طرح ہم نبوت مسیح موعود کا فیصلہ بھی خدائی وحی و الہامات کی مدد سے کر سکتے ہیں۔ حضور کے الہامات وغیرہ کو آپ کی پارٹی نے البشریٰ نام سے تین جلدوں میں شائع کیا ہے اور ہمارے ہاں وہ تذکرہ کے نام سے ایک ضخیم مجلد میں شائع ہوتے ہیں۔ آپ اس طرف ہرگز نہ جاویں کہ مسیح موعود علیہ السلام نے مسئلہ نبوت کے متعلق اپنی تفہیم کی بناء پر کب کیا کہا اور کس وقت تحریر فرمایا۔ کیونکہ وہاں ضرور کچھ اختلاف زمانی موجود ہے۔ اور ایک فتنہ پرداز جھگڑالو کے لئے دو پہلوؤں کا رکھنا نے کو کچھ بہانہ اور ہمزہ مل سکتا ہے لیکن آپ سارا مجموعہ الہامات پڑھ جائیں۔ اور پھر ہم سے بھی یہی مطالبہ کریں تو آپکو اس ضخیم مجلد میں ایک بھی لفظ وحی و الہام میں ایسا نہیں ملے گا جس میں یہ ذکر ہو کہ تو نبی نہیں ہے، تو رسول نہیں ہے، تو مرسل نہیں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ غلطی سے پاک اور عالم الغیب ہے اور آئندہ کے جھگڑوں اور فتن کا حال جانتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ بطور پیشگوئی اور ہدایت کے ضرور ایسے الہام نازل کرتا۔ جن میں یہ مذکور ہوتا کہ تو نبی اور رسول نہیں ہے تاکہ آئندہ فتنہ کے وقت وہ وحی و الہام لوگوں کی ہدایت کا باعث ہوتے۔ مگر جب ہم اس مجموعہ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو کہیں بھی یہ اشارہ تک نہیں پاتے کہ ما انت بنبی ولا رسول۔ من امن بنبوتک فقد کفر۔ یا ایھا المجدد اطعموا الجائع والمعتر۔ و یقول الذین امنوا لست مرسلا۔ دنیا میں ایک غیر نبی آیا مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ ...الخ وغیرہ وغیرہ بلکہ برخلاف اس کے مرسل رسول نبی کے لفظ تمام عمر کے الہامات میں اول زمانہ سے زمانہ وفات تک اسی طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ سوائے اس کے چارہ نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ کی شہادت کے مطابق جس کی شہادت اور الفاظ بالکل حق اور غیر مشتبہ ہیں حضور کو نبی مانا جاوے اور اسی طریق سے سارا جھگڑا نپٹایا جائے۔ اور تحریروں کے اختلاف کو تحکمات کے تابع کر کے وہی معنے لئے جاویں جو خدائی وحی کے مطابق ہوں پس آپ آئندہ اپنے اخبار میں تمام ایسے لفظی الہام جو خدا کی طرف سے مسیح موعود پر نازل ہوتے ہوں لکھ کر شائع کر دیں۔ جن میں لکھا ہو کہ تو نبی نہیں ہے۔ بلکہ صرف مجدد ہے، تو رسول نہیں ہے بلکہ صرف محدث ہے، تو مرسل نہیں بلکہ صرف ایک اعلیٰ درجہ کا مومن یا صدیق ہے۔ پھر اس کے مقابل ہم وہ تمام لفظی الہامات شائع کر دیں گے۔ جن میں حضور کو نبی۔ رسول۔ مرسل کہا گیا ہے۔ اگر آپ ایک حوالہ بھی نہ دے سکے اور ہماری طرف سے متعدد حوالہ جات پیش کر دیئے گئے۔ تو ہر شخص پر واضح ہو جائے گا۔ کہ ہماری اور آپ کی پوزیشن میں کیا فرق ہے۔ بطور نمونہ یہ وحی خداوندی پیش کی گئی۔

انی مع الرسول اقوم۔ انی مع الرسول محیط۔ دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے الخ یا احمد جعلت مرسلاً۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق ...... الخ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ ما ارسل نبی الا اخزی بہ اللہ قوماً لا یومنون۔ یٰس انک لمن المرسلین۔ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ انی مع الرسول اجیب۔ و یقول العدو لست مرسلا

غرض یہ وہ خدائی گواہی ہے جو رد نہیں کی جا سکتی۔ اور اس کے بعد ہم آپ سے پوچھیں گے کہ لائیے خدا کی شہادت اپنی تائید میں پیش کیجئے مگر مجھے معلوم ہے جو آپ کے پاس شہادت ہے اور غالباً آپ کو بھی معلوم ہے کہ آپ کے پاس کونسا کون سے الہامات اس مضمون انکار نبوت کے موجود ہیں۔ ایک بالکل سادہ طریق اختلافات کے دور کرنے اور صحیح عقائد کو پا لینے کا ہے اگر کوئی توجہ کرے۔

سوالات اور اُن کے مختصر جواب

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سوال نمبر ۱۵۲ :-
آنحضرتؐ کی آمد کو خدا کی آمد سے کیوں تعبیر کیا جاتا ہے؟

جواب :- اس لئے کہ آپؐ کے آئینہ دل میں خدائے ذو العرش کا مبارک چہرہ پوری شان سے جلوہ گر تھا۔

سوال نمبر ۱۵۳ :-
تقوےٰ کی سب سے بڑی علامت کیا ہے؟

جواب :- ہر معاملے میں خدا تعالیٰ پر توکّل کرنا۔

سوال نمبر ۱۵۴ :-
عمل صالح کیا ہے؟

جواب :- ہر وہ عمل جو انسان کی روحانی یا جسمانی ضرورت کے مطابق ہو عمل صالح کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۵۵ :-
حضرت مرزا صاحب نے اپنی تصویر کیوں اتروائی؟

جواب :- تا دنیا قیامت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس زبردست نشان کا بچشم خود مشاہدہ کرتی رہے کہ حضورؐ نے چودہ سو سال قبل مسیح موعودؑ کا جو حلیہ بیان فرمایا تھا وہ بالکل صحیح ثابت ہوا۔

سوال نمبر ۱۵۶ :-
حضرت مرزا صاحب کے بعض قریبی رشتہ داروں نے آخر دم تک آپؑ کی بیعت نہ کی۔

جواب :-
حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابو جہل ایں چہ بوالعجبی است

سوال نمبر ۱۵۷ :-
بیندرھویں صدی کا مجدد کون ہوگا؟

جواب :- خلیفہ وقت

سوال نمبر ۱۵۸ :-
چالیس سالہ عمر کی اہمیت کیا ہے؟

جواب :- اس عمر میں انبیاء علیہم السلام کو (الا ماشاء اللہ) منصب نبوت بخشا گیا ہے مگر اس تصویر کا دوسرا رُخ ایک حدیث میں یہ ملتا ہے کہ
"من بلغ اربعین سنۃ
ثم یغلب خیرہٗ شرہٗ
فلیتجھز الی النار"
یعنی چالیس برس کی عمر تک پہنچنے کے باوجود جس شخص کی نیکی بدی پر غالب نہ آسکے وہ آگ کے لئے تیار ہو جائے۔

سوال نمبر ۱۵۹ :-
قرآنی قسموں کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب :- روحانی نظام کی تائید میں مادی نظام کی شہادت۔

سوال نمبر ۱۶۰ :-
بعض صحابہ مسیح موعودؑ نے علی آپؑ کے خلیفہ صاحب کی بیعت نہیں کی؟

جواب :- حضرت! نبی تو کوئی (آپکے عقیدہ کے مطابق) آیا نہیں صحابہ کہاں سے آگئے۔

سوال نمبر ۱۶۱ :-
حضرت حسنؓ نے صلح کو شہادت پر اور حضرت حسینؓ نے شہادت کو صلح پر کیوں ترجیح دی؟

جواب :- پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے صلح کرنے اور حضرت حسینؓ کے شہید ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ لہٰذا دونوں کا عمل فرمانِ رسالت کے عین مطابق ہے۔

سوال نمبر ۱۶۲ :-
کیا تقیہ جائز ہے؟

جواب :- اگر تقیہ جائز ہوتا تو سید الشہداء حضرت امام حسینؓ اپنا اور خاندانِ نبوت کے جگر گوشوں کا خون کربلا میں بہانے کے لئے کیوں تیار ہوتے

سوال نمبر ۱۶۳ :-
جنت کا بہترین تحفہ کیا ہے؟

جواب :- رضوانِ الٰہی

سوال نمبر ۱۶۴ :-
فیج اعوج کے زمانہ میں اولیاء امت کو سخت ریاضتوں کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

جواب :- زمانہ نبوت سے دوری کی وجہ سے انوارِ نبوت سے استفادہ کی منزل بہت کٹھن ہو گئی تھی۔

سوال نمبر ۱۶۵ :-
حضرت مسیحؑ کا نزول تو آسمان سے ہوگا؟

جواب :- قرآن کی رو سے ہر چیز آسمان ہی سے آتی ہے (وان من شیئ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہٗ الا بقدر معلوم)

سوال نمبر ۱۶۶ :- آج تک جماعت اسلامی کا طریق کار کیا رہا ہے؟

جواب :- یہ "جماعت" عوام سے پہلے ایوان کو "مسلمان" بنانا چاہتی ہے۔ یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ اسے ہمیشہ یہ فکر دامن گیر رہا ہے کہ اگر دودھ کڑوا ہو تو ہوا کرے مگر اس کا مکھن کسی طرح میٹھا ہو جائے۔

سوال نمبر ۱۶۷ :- حضرت مسیحؑ کے نزول فرما ہوتے ہی خود بخود عالمگیر مسلم حکومت قائم ہو جائے گی۔

جواب :- اگر انقلاب اسلامی کا کام پھولوں کی سیج پر سے ممکن ہوتا تو حضرت مسیحؑ کو اپنی پہلی بعثت میں کانٹوں کا تاج نہ پہننا پڑتا۔

سوال نمبر ۱۶۸ :-
امام مہدی کو عرب میں آنا چاہیئے تھا۔

جواب :- مامور اسی ملک میں آتا ہے جہاں سب سے زیادہ مفاسد ہوں تو کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ عرب کی سرزمین دنیا میں سب سے زیادہ اصلاح طلب تھی؟

سوال نمبر ۱۶۹ :-
مفلس کون ہے؟

جواب :- جس کی نیکیاں قیامت کے دن اپنے جرموں کی پاداش میں دوسروں کے نامہ اعمال میں شامل ہو جائیں اور دوسروں کے گناہ اس بد قسمت کے نامہ اعمال میں!!
(الحدیث)

سوال نمبر ۱۷۰ :-
۱۸۹۴ء کے سورج اور چاند گرہن کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب :- یہ گویا آسمانی تصویر تھی جس میں دکھایا گیا تھا کہ علماء وقت جو آفتاب و ماہتاب کہلاتے تھے بے نور ہو چکے ہیں۔

سوال نمبر ۱۷۱ :-
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر حضرت ابوبکرؓ صدیق کے لئے دلیلِ اوّل کیا تھی؟

جواب :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس چہرہ اور خدا نما شباب۔

سوال نمبر ۱۷۲ :-
مسیحی کفارہ کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب :- ڈاکٹر کے دوا پی لینے سے مریض شفایاب نہیں ہو سکتے اور نہ "خودکشی" کرنے سے دوسروں کو زندگی مل سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۷۳ :-
مکہ ام القریٰ کیوں کہلاتا ہے؟

جواب :- اس لئے کہ امی نبی پر ام الکتاب کا ام الالسنہ میں نزول اسی پاک زمین سے شروع ہوا تھا۔

سوال نمبر ۱۷۴ :-
قیصر و کسریٰ کی حکومتیں کس سے تباہ ہوئیں؟

جواب :- غارِ حرا کے آسمانی تیروں سے۔

سوال نمبر ۱۷۵ :-
طوفانِ نوحؑ کہاں سے پیدا ہوا؟

جواب :- حضرت نوح علیہ السلام کے آنسوؤں سے۔

لیڈر
بقیہ صفحہ ۳

نفسِ مضمون کے لحاظ سے غور کرے گا مگر تعصّب اور تنگ نظری کا بُرا ہو کہ ایک دینی ہفت روزہ کے عالم و فاضل ایڈیٹر صاحب اس مضمون پر تبصرہ مندرجہ الفاظ سے شروع فرماتے ہیں :-

"جہاد اور مرزائیت
(م، ھ، س)
اس وقت جب کہ پاکستان کی تمام سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کی جارحیت جاری ہے اور جنگ کے سیاہ بادل امنڈ رہے ہیں قادیانیوں کو اپنے "مدینۃ النبی" (قادیان) کی محبت اور مرزا صاحب کے احکام نے پھر مجبور کر دیا ہے کہ تحریک پاکستان کی طرح اب پھر وہ بھارتی سرکار کی ہر ممکن مدد کریں۔"

اس کے متعلق ہم کیا کر سکتے ہیں سوا اسکے کہ مندرجہ ذیل مصرعہ پڑھ کر خاموش ہو رہیں کہ ع
بدیں عقل و دانش بباید گریست

تجنید کا کام اور لجنات

ہر لجنہ اپنی ماہوار رپورٹ میں یہ ذکر کرے کہ کتنی ممبرات ناصرات الاحمدیہ لجنہ میں شامل ہوئی ہیں اور تعداد ممبرات لجنہ اماء اللہ پہلے سے کتنی زیادہ ہوئی ہے۔

۲۔ دیہات میں جہاں لجنہ قائم نہیں ہے وہاں ہر ضلع کی صدر لجنہ پہنچ کر لجنہ قائم کرے اور عہدیداران اس بات کی نگرانی کریں کہ قائم کردہ لجنہ باقاعدہ مرکز میں رپورٹیں بھجواتی ہیں یا نہیں۔ پچھلے سال ایک لجنہ اسی کام پر سپیشل انعام دیا گیا تھا۔ سالانہ نتیجہ کے وقت اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(سیکرٹری تجنید)

اذکروا موتٰکم بالخیر

میری اہلیہ مرحومہ

محترم حاجی عبدالکریم صاحب احمدی آف کراچی

میری رفیقہ حیات کا نام صغرا تھا وہ حضرت بابو محمد علی خاں صاحب شاہجہانپوری مرحوم رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ یکم جون ۱۹۰۱ء کو شاہجہانپور میں پیدا ہوئیں۔ ان سے چھوٹی بہن کا نام کبریٰ تھا جو مفتی عبدالسلام صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی اہلیہ صاحبہ ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کا نام صغرا سے رشیدہ سلطانہ رکھدیا تھا۔ میرا ان سے نکاح ۱۹۱۷ء میں ہوا۔ ۱۹۱۹ء میں رخصتانہ ہوا۔ قریباً ۴۶ سال تک ہم دونوں کا ساتھ رہا۔ ۱۳ رجون ۶۵ء کو وہ ہمارا ساتھ چھوڑ کر ۵ بجے صبح سول ہسپتال کراچی میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں ۱۹۲۵ء میں انہوں نے وصیت کی۔ ان کی وصیت تیسرے حصہ جائداد کی تھی۔

الحمدللہ ۱۵ جون کو ۷ بجے صبح بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کردی گئیں۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر آخری دعا مکرم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے کرائی۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا وادخلھا برحمتک فی جنت النعیم۔ مرحومہ کا تابوت میرے بڑے بیٹے محمود احمد کی کوشش سے P.I.A کے جہاز سے کراچی سے ۳ بجے بعد دوپہر روانہ ہوکر ۸ بجے شام لائلپور پہنچا۔ جہاز کا صحیح وقت روانگی کا ۱½ بجے تھا۔ مگر جہاز کو خدا تعالیٰ نے لیٹ کردیا تاکہ ہم اس میں سفر کرسکیں۔ ہم لائلپور سے جہاز دے کر قریباً ساڑھے دس بجے رات ربوہ پہنچے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور مہمان خانہ کے کارکنوں نے ہر ایک سہولت ہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔

میری ان کے ہمراہ شادی میرے لئے ایک نشان تھا۔ میں لاہور میں ملٹری اکونٹس سیکھ رہا تھا۔ وہاں دو ماہ ایک بزرگ محسن کے گھر رہا۔ اپنی پلٹن میں واپس جانے سے پہلے انہوں نے مجھے فرمایا۔ آپ اپنی والدہ یا دوسری مستورات کو بھیجکر لڑکی کو دیکھ لیں اگر پسند ہو تو آپ نکاح کرلیں۔ وہ کسی احمدی دوست کا ذکر فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ کو رشتہ دینا منظور کرلیا ہے۔ میں نے ان سے وعدہ کردیا۔ ملتان پہنچکر میں نے مسنون استخارہ کیا اور ساتھ ہی میں نے اپنے محسن کو لکھا کہ میرا لڑائی پر جانا لازمی ہے۔ اسلئے لڑکی والوں سے دریافت کرکے آپ مطلع فرمادیں کہ کیا اس صورت میں وہ مجھے رشتہ دینا پسند کرینگے استخارہ میں مسنون عربی دعا کے بعد میں یہ دعا کیا کرتا تھا۔ میری ہونے والی بیوی اپنے حقوق ادا کرنے والی ہو اس سے زیادہ رہے خدا وہ تیرے حقوق ادا کرنے والی ہو۔ یہ استخارہ چند روز جاری رہا۔ تہجد کی نماز کے وقت میں یہ استخارہ کرتا تھا۔ ایک روز جب میں نے دعا کی تو مجھ پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے اپنے سامنے ایک فرشتہ دیکھا جس نے ایک عورت کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے مجھے کہا۔ وہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑوں میں ملبوس ایک دلہن کو دیکھا کہ وہ مصلے پر نماز پڑھ رہی ہے اور سجدے کی حالت میں ہے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ میری دعا منظور ہوگئی۔ مگر چند روز بعد مجھے خط ملا کہ اگر آپ کو لڑائی پر جانا پڑا تو یہ رشتہ آپ کو نہیں مل سکے گا۔ اس کے بعد میں پلٹن کے ہمراہ سویز چلا گیا۔ ۱۹۱۶ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ تبلیغ کے لئے انگلستان جارہے تھے میں انکو سویز عرشہ جہاز پر ملا۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے لڑکے مفتی عبدالسلام کا نکاح شاہجہانپور میں کردیا ہے۔ مگر عمر کے لحاظ سے اس کے لئے بڑی سے چھوٹی لڑکی موزوں تھی۔ بابو صاحب نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ بڑی لڑکی کا رشتہ بھی آپ ہی کہیں کردیں۔ اس کے لئے مجھے تمہارا خیال آیا۔ حضرت مفتی صاحب رضہ کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اگست ۱۹۱۷ء کو میرے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ۱۹۱۹ء میں جب میں مصر سے واپس آیا تو رخصتانہ ہوا۔ سب سے پہلی نظر جو میری بیوی پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ یہ وہی کشف والی دلہن ہے۔ وہی لباس وہی سجدہ کی حالت تھی۔ مجھ پر رقت طاری ہوئی اور جب میری بیوی کا حجاب ختم ہوا تو اس نے بتلایا کہ پڑوس سے غیر احمدی عورتیں آگئی تھیں۔ عشاء کی نماز انہوں نے پڑھنے نہیں دی۔ اب یہاں آکر میں نے نماز پڑھی ہے۔ یہ آخری سجدہ تھا۔ جس کو میں نے اس لئے لمبا کردیا تھا کہ آپ کے پاؤں کی آہٹ سنی تھی اور میں نے دعا کی رے پیارے خدا میرا شوہر پنجابی ہے اور میں یوپی کی ہوں۔ دونوں کی تہذیب الگ الگ ہے۔ تو ایسا فضل فرما کہ ہم دونوں اس محبت اور سلوک سے رہیں کہ ہمارے درمیان کبھی لڑائی نہ ہوا کرے۔ میں نے اس کو کشف سنایا اور بتلایا کہ ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ میرا ۴۶ سال کا تجربہ ہے کہ خدا کے فضل سے ہم محبت اور سلوک سے رہے۔ ان میں خدمت دینی کا ایسا جذبہ تھا کہ ایک مرتبہ عاجز نے تحریک خاص میں تین ماہ کی تنخواہ کا وعدہ لکھوا دیا۔ مگر اسکے معاً بعد ملازمت جاتی رہی میں نے اپنی بیوی کو تحریک کی کیوں نہ ہم گھر کا اثاثہ فروخت کرکے چندہ ادا کریں۔ وہ راضی ہوگئیں۔

مالی قربانی کی ایک مثال

ہم نے جماعت میں سارا سامان نیلام کردیا حتیٰ کہ پلنگ بھی نیلام کردئے اس رات ہم صرف چٹائیوں پر سوئے۔ سب چندہ خدا کے فضل سے ادا ہوگیا۔

(باقی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل آئیٹموں کے لئے صرف یو۔ ایس۔ اے کے مینوفیکچرز / سپلائرز سے ان کے پاکستانی نمائندوں کی وساطت سے ٹنڈر مطلوب ہیں جن کی قیمتوں میں ایجنٹ کی شامل شدہ کمیشن واضح طور پر ظاہر کی جائے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر / سٹورز کی مختصر تشریح اور مقدار	مکمل ٹنڈر دستاویزات کی قیمت بشمول خرچ ڈاک پیکنگ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P6/491/D4)A10 LOAN X10 7KRC-A40	= ۱۰ روپے	۵ جولائی ۶۵ء تا ۱۸ اگست ۶۵ء	۱۹ اگست ۶۵ء بوقت ۴ بجے	۱۹ اگست ۶۵ بوقت ۸ بجے
۱	۵" سنٹر سلائیڈ نگ سرفیسنگ اور سکریو کٹنگ۔ گیپ بیڈ لیتھ وغیرہ = ایک عدد				
۲	½۱۲" سنٹر، ہیوی ڈیوٹی موٹر ڈریون کمبینیشن ٹرٹ لیتھ ایک عدد + ۲۰ اٹمیں				

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار (ماسوائے جمعہ) میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے درمیان مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک۔ ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ متذکرہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائینگے) یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان، ٹنڈر دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل برائے پاکستان ۱۳۱۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

پیش کشیں صرف مقررہ فارموں پر ارسال کی جائیں
ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

۳۔ اس سلسلہ میں کوئی ٹنڈر یا استفسار یا ترسیل زر، زیر دستخطی کو ذاتی نام پر ارسال نہ کریں

اے حمید پی آر ایس۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے

INF(L)1597

گنیش فلور ملز لمیٹڈ لائلپور

کا گھی درجہ اول۔ ونجیتاس۔ آٹا۔ میدہ تھوک کاروبار کے لئے ہم سے رجوع کریں نہایت ارزاں ریٹ پر مال سپلائی کیا جائے گا۔

میسرز انجینئرز گولبازار۔ ربوہ

مختلف مقامات پر تربیتی اجتماعات

ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسے

۱۔ سلیم پور:- ۲۴ مئی کو بعد نماز عشاء یہاں تربیتی جلسہ کیا گیا۔ خاکسار سید احمد علی مربی ضلع اور مکرم جناب گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں جس سے غیر از جماعت بھی بہت محظوظ ہوئے۔ الحمد للہ۔

۲۔ ملکے کلاں:- یہاں ایک ہی گھر احمدی ہے۔ ۲۵ مئی کو غیر احمدیوں نے اپنا لاؤڈ سپیکر بخوشی سیٹ کر کے دیا۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور خاکسار احمد علی نے تقریریں کیں۔ جس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ الحمد للہ

۳۔ ڈھیبنی:- ۲۶ مئی کو ڈھیبنی میں بذریعہ آلہ نشر الصوت جلسہ کیا گیا۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا۔

۴۔ لوہا پور:- ۲۰ مئی کو بعد نماز عشاء یہاں پہلا پبلک جلسہ خاکسار کی صدارت میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد حسین کے بعد خاکسار نے "فضائل اسلام" پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی مکرم ماسٹر محمد انور صاحب کی پنجابی نظموں سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔ جلسہ حاضری کے لحاظ سے بھی بہت ہی کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

۵۔ بھڑتانوالہ:- جماعت بھڑتانوالہ نے بذریعہ جنریٹر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر کے مورخہ ۱۹ جون کو تربیتی جلسہ کیا۔ تلاوت حافظ غلام محمد صاحب نے کی اور مولوی اللہ دتا صاحب مبشر معلم نے نظم پڑھی۔ عزیزم سید علی احمد طارق نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی اور آخر پر خاکسار سید احمد علی نے ۱½ گھنٹہ تقریر کی۔ بعض شیعہ اصحاب نے سوالات کئے۔ ان کا بھی مفصل جواب دیا گیا۔

آخر میں درخواست ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہترین ثمرات ظاہر فرماوے۔ آمین۔

خاکسار:- سید احمد علی مربی
انچارج جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی جلسہ ۲۶-۲۷ جون بروز ہفتہ و اتوار قرار پایا۔ یہ جلسہ احاطہ سوداگران نزد ڈاکخانہ منعقد ہوا۔

مورخہ ۲۶ جون بروز ہفتہ پہلا اجلاس بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ہوا۔ حافظ غلام محمد صاحب نے تلاوت کی۔ ماسٹر محمد انور صاحب نے نظموں سے محظوظ کیا۔ خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مسلم نے "فضائل اسلام" پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء بھی خواجہ صاحب موصوف کی صدارت میں ہوا۔ چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ نے تلاوت کی۔ ماسٹر محمد انور صاحب اور چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظمیں سنائیں۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" پر عالمانہ تقریر کی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "موجودہ حالات میں ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر شاندار لیکچر فرمایا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے "سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم" پر تقریر کی۔ یہ اجلاس رات کے ½۱ بجے تک جاری رہا۔

مورخہ ۲۷ جون بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک کا اجلاس مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع کی صدارت میں ہوا۔ حافظ برکت علی صاحب نے تلاوت کی۔ عزیز فلاح الدین صاحب، ماسٹر محمد انور صاحب اور چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظمیں سنائیں۔ اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب فاضل مربی سلسلہ نے "میں نے احمدیت کیسے قبول کی" پر تقریر کی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے "اکناف عالم میں تبلیغ اسلام" پر تقریر کی۔ اور مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" بتا کر قبول احمدیت کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر صاحب نے وقف اولاد و وقف جدید کی تحریکات پیش کیں۔

دوسرا اجلاس بھی بعد نماز عصر مکرم بابو صاحب موصوف کی صدارت میں ہوا۔ حافظ غلام محمد صاحب نے تلاوت کی۔ شیخ مبارک حسین صاحب، ماسٹر محمد انور صاحب نے نظمیں سنائیں۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "اتحاد المسلمین" پر اپنے خیالات کا اظہار کر کے مسلمانوں کو متحد ہونے کی تلقین کی اور خاکسار نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" پر تقریر کی۔

آج کا تیسرا اور آخری اجلاس بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے شب تک جاری رہا۔ حافظ غلام محمد صاحب نے تلاوت کی۔ عزیز فلاح الدین صاحب اور ماسٹر محمد انور صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ پھر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" پر دلچسپ اور عالمانہ تقریر کی۔ اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب فاضل مربی نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت معلوم کرنے کے لئے استخارہ کی تحریک کی اور دعا کے ساتھ یہ دو روزہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

جماعت چونڈہ نے بیرونی احباب کے قیام طعام کے لئے نہایت عمدہ انتظام کیا۔ ارد گرد سے عورتیں بھی خاصی تعداد میں شامل ہوئیں۔ مقامی غیر از جماعت لوگوں نے بھی خوب دلچسپی سے کارروائی سنی۔

تمام اجلاسوں میں آلہ نشر الصوت اور پردے وغیرہ کا بھی انتظام قابل تعریف تھا۔ جس کے لئے جماعت دعاؤں کی مستحق ہے۔

سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مربی
انچارج جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔

اطلاع عام

۱۔ پبلک ربوہ کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ از روئے قواعد پیدائش و اموات کا دفتر ٹاؤن کمیٹی میں اندراج چار یوم کے اندر اندر لازمی ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی قابل مواخذہ ہے۔ نیز پیدائش و اموات کا اندراج مقام وقوع پر ہی ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ پیدائش یا موت تو لاہور میں واقع ہو اور اس کا اندراج ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں کروا دیا جائے۔ لہذا جو جنازے باہر سے ربوہ لائے جاتے ہیں ان کا اندراج مقام وقوعہ کے متعلقہ ادارے میں ہونا چاہیئے۔

۲۔ ضلع جھنگ میں چیچک کے چند ایک کیس ہو جانے کی وجہ سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے فوری طور پر ٹیکہ چیچک کا انتظام کیا ہے۔ لہذا بچوں کو خصوصاً اور بڑوں کو عموماً ٹیکہ کروا لیا جائے۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

اجتماع اطفال الاحمدیہ چک نمبر ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ

مجلس اطفال الاحمدیہ لاٹھیانوالہ کا ایک روزہ اجتماع بمقام لاٹھیانوالہ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مجلس اطفال الاحمدیہ لائلپور شہر نے بھی شرکت کی دونوں مجالس کے درمیان کبڈی اور فٹ بال کے مقابلہ جات ہوئے۔ کبڈی میں مجلس لاٹھیانوالہ اوّل اور فٹ بال میں مجلس لائلپور اوّل آئی۔

کھیلوں کے بعد مسجد احمدیہ میں دو اجلاسات ہوئے۔ جن میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل دیال گڑھی مربی ضلع لائلپور، مکرم شیخ محمد اکرم صاحب ناظم اطفال ضلع لائلپور و مکرم حفیظ احمد صاحب قائد مجلس لاٹھیانوالہ نے اطفال کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لائلپور)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارے رواں مالی سال میں سے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں اور صرف چار ماہ باقی ہیں۔ اور ابھی تک بہت سی مجالس نے چندہ جات کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور بعض مجالس نے تو بالکل ہی توجہ نہیں دی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اب تک ہر مجلس کم از کم اپنے بجٹ کے دو تہائی کے برابر مرکز میں ادائیگی کر دیتی۔ لیکن عملاً مجالس کی ایک بڑی تعداد اس معیار پر پورا نہیں اتر رہی۔

تمام مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ جات خدام الاحمدیہ کی وصولی اور پھر ان کی مرکز میں ترسیل کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ بلکہ اب تو غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسجد مبارک کیلئے خدام کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے دو ایسے نوجوان خدام کی ضرورت ہے۔ جو اذان بھی خوش الحانی سے کہ سکیں یا کہنی سیکھ سکیں۔ سکھلائی کا انتظام کیا جائے گا۔ تنخواہ ۵۱-۷۵-۱-۵-۸۵۔ مستقل ملازمت صدر انجمن و حقوق پنشن مرکزی برکات سے مستفیض ہونے کے خواہشمند احباب معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ درخواست دیں۔

ناظر تعلیم

حساب کو غلط قرار دینے کے لئے معیّن ثبوت ہونا چاہیئے

موصی احباب توجہ فرمائیں

بعض موصی احباب کو جب ان کا سالانہ حساب بھیجا جاتا ہے تو وہ اپنے ذمہ بقایا اپنے فاضلہ کی رقم دیکھ کر صرف اتنا لکھ دیتے ہیں کہ یہ حساب غلط ہے اور ہم اس حساب پر مطمئن نہیں ہیں۔

ایسے احباب کی خدمت میں اطلاع ہو کہ صرف اتنا لکھ دینے سے ان کے حساب میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ دفتر کی طرف سے ان کو سالانہ وصول ہونے والی رقوم فارم پر درج کر کے حساب بھیجا جاتا ہے دسمبر میں ان کی طرف سے اتنی رقم وصول ہوئی جون میں اتنی جولائی میں اتنی علیٰ ہذا القیاس۔ اب جب تک وہ صراحت سے نہ لکھیں کہ فلاں مہینہ کی رقم حسابی فارم پر ان کی مرسلہ رقوم سے کم یا زیادہ درج ہے یا مطلق درج ہی نہیں ان کا حساب درست کرنا دفتر کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اوّل تو احباب کو دفتر کے ساتھ اپنا حساب درست رکھنے کے لئے اس طرح تعاون کرنا چاہیئے کہ جس رقم کے متعلق انہیں شکایت ہو کہ وہ دفتر کے مرسلہ حساب میں کم یا زیادہ درج ہے یا مطلق ہی درج نہیں اس کے بارے اپنے سیکرٹری مال سے پوچھ کر اطلاع دیں کہ وہ رقم سیکرٹری مال نے کس تاریخ کو اور کس کوپن کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی ہے۔ لیکن اگر وہ اتنی تکلیف گوارہ نہیں فرما سکتے تو کم سے کم اتنا تو کیا کریں کہ مقامی رسید کا نمبر اور تاریخ ہی لکھ دیا کریں جو سیکرٹری مال کو رقم دے کر انہوں نے حاصل کی ہو۔ تاکہ دفتر پھر سیکرٹری مال سے دریافت کر سکے۔

غلطی اور فروگذاشت کا ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی کوئی رقم ابھی سیکرٹری مال کے پاس پڑی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ رقم سیکرٹری مال نے بھیج دی ہو لیکن دفتر خزانہ میں اس کی تفصیل نہ آئی ہو اور اگر تفصیل آ گئی ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع نہ دی ہو۔ اور اگر اطلاع دی گئی ہو تو نظر انداز ہو گئی یا کم بیشی درج ہو گئی ہو۔ ایسی غلطی اور فروگذاشت کا ہو جانا بعید نہیں اور کسی مرحلہ پر بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے حساب کے متعلق شکایت کرتے وقت احباب اس ضروری گزارش کو مدنظر رکھا کریں جو مندرجہ بالا سطور میں کی گئی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

یوم والدین کا جلسہ

مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۶۵ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء یوم والدین زیر صدارت مربی اطفال الاحمدیہ چک ۱۲۱ گ ب گوکھووال منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت نظم اور عہد دہرانے کے بعد ناصر خلیل احمد صاحب نے تربیت اطفال کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں انہوں نے والدین کو بعض اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

… میں مکرم مربی صاحب نے تقریر کی۔ اور دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

(معتمد مقامی)

انصار اللہ اور فرسٹ ایڈ

قیادت ایثار کے سالانہ پروگرام کی ایک شق یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار اللہ کے ارکان فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ لیں کیونکہ اپنی عمر اور صحت کے لحاظ سے انصار اللہ کے لئے خدمت خلق کا یہ موزوں ترین طریق ہے لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ اس طرف مجالس کے عہدیداران کی خاص توجہ ہو گی اور مقامی حالات کے مطابق باقاعدہ کلاسز کا اجراء کیا گیا ہو گا اگر خدانخواستہ ابھی تک کلاسز کا انتظام نہیں کیا جا سکا تو اب ضرور اس طرف توجہ فرمائیں۔ الحمد للہ ماجد ہوئی لودھراں ومحمد تول میں قیادت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(قائد ایثار)

لاہور میں سیرت النبیؐ کے جلسے

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل حلقہ جات میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔

مورخہ ۱۰ر جولائی کو حلقہ رتن باغ میں جودھامل بلڈنگ کے ساتھ ملحقہ میدان میں بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہو گا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب مرکز سے تشریف لا کر شمولیت فرما رہے ہیں۔

۲۔ مورخہ ۱۱ر جولائی کو حلقہ مزنگ میں کوٹھی مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ۱۳ ٹمپل روڈ بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہو گا۔ اس میں شمولیت کے لئے مرکز سے مکرم مولوی غلام باری صاحب اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب تشریف لا رہے ہیں

(ناظم اصلاح وارشاد)

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۳۰	محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ	۳۰۰ روپے
۱۳۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ احمد صاحب آف جموں سیالکوٹ شہر	۳۰۰ ”
۱۳۲	” صفیہ بانو صاحبہ سنت نگر لاہور	۳۰۰ ”
۱۳۳	” زبیدہ ناہید صاحبہ بنت حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ مردان	۳۰۰ ”
۱۳۴	” سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی	۳۰۰ ”
۱۳۵	” سراج بی بی صاحبہ بیگم حافظ ڈاکٹر بدرالدین صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ	۳۰۰ ”

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قابل فروخت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پاس ایک عدد کوارٹر ہارس پاور کی سیکنڈ ہینڈ موٹر معہ پمپ قابل فروخت ہے قیمت مناسب لی جائے گی جو دوست خریدنا چاہیں وہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لا کر موٹر ملاحظہ فرمالیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

۱۶/۶/۶۵ بروز بدھ محض اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس نے محمد شعیب نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے (محمد ابراہیم صاحب چوہدری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ایک روپے

اسلام کے تمام احکام ایسے ہیں کہ انسان ہر حالت میں ان پر عمل کر سکتا ہے

ہمیں ان احکام پر ایسا عمل کرنا چاہیئے جیسا کہ عمل کرنے کا حق ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورہ البقرہ کی آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا" میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کی بجا آوری کی انسان میں طاقت نہ ہو۔ یا اس کی استعداد اور قابلیت سے بالا ہو پس جب کہ اس کی طرف سے ہمیشہ ایسے ہی احکام نازل ہوتے ہیں جن پر عمل انسانی مقدرت سے باہر نہیں ہوتا تو لازماً سب ذمہ داری انسان پر عاید ہوتی ہے اور انعامات الٰہیہ کا بھی وہی مستحق ٹھہرتا ہے اور عدم تعمیل کی بناء پر سزا کا بھی وہی مستحق قرار پاتا ہے اسی لئے آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ

لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت

یعنی انسان اگر اچھا عمل کرے گا تو اس کا فائدہ بھی اس کو پہنچے گا اور اگر برا کام کریگا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہو گا۔

ضمناً اس آیت میں اس مضمون کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کام اس زمانہ میں امت محمدیہ کے سپرد ہوا ہے وہ اس کی طاقت اور قابلیت کے عین مطابق ہے اور ایک دن وہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دنیا کو دکھا دے گی کہ وہ اس منصب کی سب سے زیادہ اہل تھی اگر یہی کام پہلے کسی نبی کی امت کو کرنا پڑتا تو وہ اسے کبھی سر انجام نہ دے سکتی

(۲) اس آیت میں اسلام کی اس فضیلت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے تمام احکام میں انسان کی کمزوریوں اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی لچک رکھی گئی ہے کہ ہر حالت میں وہ ان پر عمل کر سکتا ہے۔ مگر باقی مذاہب اپنی تعلیم میں یا تو افراط کی طرف چلے گئے ہیں یا تفریط کی طرف اور اس طرح وہ اپنے حقیقی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ اور قلوب پر ان کی حکومت قائم رہی ہے مگر اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو فطرت انسانی کے مطابق تعلیم دینے کی وجہ سے انسان کے دل پر حکمرانی کر رہا ہے

(۳) اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ جب تم کو تمام احکام تمہاری طاقت اور قابلیت کے مطابق دیئے گئے ہیں اور تم پر کوئی ناقابل برداشت بوجھ نہیں ڈالا گیا تو اب تمہارا فرض ہے کہ تم بھی دیانتداری کے ساتھ ان احکام پر ایسا عمل کرو جیسا عمل کرنے کا حق ہے۔

(۴) اس آیت میں کفارہ کا بھی رد کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ گناہوں سے بچنا انسانی مقدرت سے بالا نہیں بلکہ ہر انسان کے اندر ایسی طاقت رکھی گئی ہے کہ وہ اگر گناہوں پر غالب آنا چاہے تو آ سکتا ہے پس اس کی نجات کے لئے کسی کفارہ کی ضرورت نہیں بلکہ انسان کو خود اپنے فطری قویٰ کو ابھارنے اور ان سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت میں بتایا کہ ہم نے یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ اگر کوئی اچھا کام کرے گا تو اسے اس کا فائدہ پہنچے گا اور اگر کوئی برا کام کرے گا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی پہنچے گا۔

کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب کی نسبت اکتساب میں زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ پس نیکی کے متعلق کسب اور بدی کے متعلق اکتساب کا لفظ رکھ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نیکی ایک فطری چیز ہے جس پر عمل انسان کے لئے کوئی بوجھ نہیں ہوتا۔ لیکن بدی ایک غیر فطری چیز ہے جو اخلاقی قوتوں کو برمحل استعمال نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کے مرتکب کو ایسے رستہ پر چلنا پڑتا ہے جو اس کے لئے تکلیف اور اذیت کا باعث بنتا ہے۔

پھر ان الفاظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ نیکی تو ہر حال میں قابل جزا ہے لیکن بدیوں میں سے صرف اس بدی کی سزا ملے گی جس میں اکتساب کا رنگ پایا جائے گا یعنی قصداً اور ارادۃً اس کا ارتکاب کیا جائے گا۔

اس کے بعد تزکیہ نفس کے لئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو بعض خاص دعائیں سکھلاتا ہے کیونکہ دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھتا ہے اور دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اس کی قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے خود سکھائے اس کی قبولیت میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن بندے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ اے ہمارے رب! اگر ہم کبھی بھول جائیں یا کوئی خطا ہم سے سرزد ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ بلکہ ہم سے رحم اور عفو کا سلوک کیجیو۔ بھول جانے کے معنے یہ ہیں کہ کوئی کام کرنا ضروری ہو مگر نہ کیا جائے اور خطا کے یہ معنے ہیں کہ کام تو کیا جائے مگر غلط کیا جائے بعض لوگ اس بحث میں پڑ گئے ہیں کہ نسیان اور خطا دو ہم معنے لفظ یہاں کیوں لائے گئے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ دنیا میں تمام کام دو قسم کے ہوتے ہیں کوئی کام تو ایسے ہوتے ہیں جو کرنے ضروری ہوتے ہیں مگر انسان نہیں کرتا۔ اور کوئی کام ایسے ہوتے ہیں جو انسان کرتا تو ہے مگر غلط طور پر کرتا ہے اور یہ دونوں ہی غلطیاں ہوتی ہیں نسیان کے معنے بھول جانے کے ہیں اور بھول کرنے کے متعلق ہوتا ہے۔ نہ کرنے کے متعلق نہیں ہوتا لا تؤاخذنا ان نسینا کے معنے یہ ہوئے کہ خدایا ایسا نہ ہو کہ جو کام ہمارے لئے کرنے ضروری ہیں وہ ہم نہ کریں اور اس طرح ہم ترقی سے محروم رہ جائیں پس تو ہماری حفاظت فرما اور ہمیں اس غلطی سے محفوظ رکھ او اخطانا اور یا الٰہی یہ بھی نہ ہو کہ جو کام ہمیں نہیں کرنا چاہیئے وہ ہم کر لیں یا ہم کریں تو وہی جو ہمیں کرنا چاہیئے مگر غلط طریق پر کریں پس نسیان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کام کرنے تھے وہ انسان بھول جائیں اور خطا کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کام نہیں کرنے چاہیئے تھے وہ کر لئے جائیں یا جن کاموں کا کرنا ضروری تھا وہ غلط طور پر کئے جائیں غرض نسیان عدم عمل کا نام ہے اور خطا عمل کی خرابی کو کہتے ہیں۔ اسی لئے یہاں دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں پس ان میں سے کوئی لفظ بھی زائد نہیں بلکہ ہر لفظ اپنی اپنی جگہ ضروری ہے۔ نسیان کی مثال ایسی ہے جیسے آدمؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فنسی ولم نجد لہ عزما (طٰہٰ ۱۱۶) یعنی آدم بھول گیا لیکن ہم نے بھی دیکھ لیا کہ اس کے دل میں ہمارا حکم توڑنے کے متعلق کوئی ارادہ نہ تھا"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۵۶-۵۷-۳۵۸)

محترمہ والدہ صاحبہ مکرم خلیل احمد خان صاحب انجنیئر کی وفات

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

مکرم خلیل احمد خان صاحب ایگزیکٹو انجنیئر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خان کی والدہ صاحبہ محترمہ مورخہ ۲۸ جون کو پونے ۵ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۶۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میر احمد صاحب آف ہوتی ضلع مردان کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے امانتاً پشاور میں ہی دفن کیا گیا۔ مرحومہ بہت نیک پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔ قرآن مجید سے خاص عشق تھا اور احمدیت کی فدائی تھیں۔ خود بہت صابر و شاکر ہونے کے علاوہ غریبوں کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔

مرحومہ نے تین بیٹیوں کے علاوہ تین فرزند مکرم خلیل احمد خان صاحب ایگزیکٹو انجنیئر۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب سول سرجن اور ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب ایم آر سی پی۔ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

درخواست دعا

میری پوتی قانتہ بنت حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی واقف زندگی عرصہ سے بخار سے بیمار چلی آ رہی ہے باوجود علاج کے افاقہ نہیں۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صادق فاروقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷